اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی سالانہ ... بیرون ہند ...

قیمت ایک آنہ

نمبر ۲۱۷	مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۳۹ء	یوم پنج شنبہ	مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ستمبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ۔

آج حضرت ام المومنین مدظلہا العالی - اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ۲ بجے دوپہر بذریعہ کار مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔

بیگم صاحبہ میاں عبداللہ خان صاحب اور حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت علیل ہے - احباب صحت کے لئے دُعا کریں ÷

مسجد اقصٰی میں بعد نماز عصر جو بخاری شریف کا درس حضرت میر محمد اسحاق صاحب دیا کرتے تھے - اور موسمی تعطیلات سے قبل بند ہو گیا تھا - آج سے پھر شروع ہو گیا ہے ÷

صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ۳۴ سال نیک نامی کے ساتھ ملازمت کرنے کے بعد انڈین ملٹری ہسپتال چھاؤنی بنگلوہ سے ریٹائر ہو کر آ گئے ہیں - ملازمت کے دوران میں انہوں نے متعدد میڈل اور بہادر کا خطاب حاصل کیا ÷

رُوس اور موجودہ جنگ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

رُوس کا پولینڈ میں داخلہ

رُوس کا پولینڈ میں اپنی فوجیں بھیج دینا دُنیا کے لئے حیرت کا موجب ہو رہا ہے - اور لوگوں میں اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات ہیں - اب تک کئی انگریز مدبّر اور اخبارات مثلاً ڈیلی ٹیلیگراف جو موجودہ برسر اقتدار پارٹی کے خیالات کا نمائندہ اخبار ہے - یہ لکھ رہے ہیں - کہ غالباً روس پولینڈ میں اس وجہ سے داخل ہوا ہے - کہ کہیں جرمنی پولینڈ میں بہت زیادہ اقتدار پیدا کر کے رُوسی فوائد کے لئے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔ میرے نزدیک یہ رائے درست نہیں - اور جس قدر جلد مدبّرین انگلستان اس رائے کو ترک کر دیں - اتنا ہی ان کے لئے سیاسی طور پر یہ امر مفید ہو گا - اور وُہ امن کے ایک غلط احساس سے نکل کر اپنے ملک کی بہتر خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

پولینڈ کا جائے وقوع

جب ڈینزگ کا سوال پیدا ہُوا ہے - اور برطانیہ - اور فرانس نے اس کی حفاظت کا بیڑا اُٹھایا ہے - میرے دل میں یہ خیال آیا تھا - کہ پولینڈ کا جائے وقوع ایسا ہے - کہ فرانس اور انگلستان اس کی کسی صورت میں مدد نہیں کر سکتے - نہ تو اس کی سرحدیں کسی طرف سے ان کے ممالک سے ملتی ہیں - اور نہ بحری راستہ ایسا ہے - کہ اس طرف سے انگلستان اس کی مدد کر سکے - پس چاہیئے - کہ یہ طاقتیں روس کو ساتھ شامل کریں - تا کہ خشکی کی راہ سے اس کی مدد کر سکیں - چنانچہ جب انگریزوں - اور فرانسیسیوں نے اس غرض سے روس سے گفتگو شروع کی - تو بشریت کے تقاضا کے ماتحت مجھے خوشی ہوئی - کہ میری رائے درست ثابت ہو رہی ہے - اور انگلستان اور فرانس کے مدبرین نے بھی اس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے ÷

رُوس کی نیت میں فتور کا احساس

لیکن گفتگو جب لمبی ہو گئی - اور آخر یہ اعلان ہُوا - کہ چونکہ اصل معاہدہ میں دیر ہو گی - کیونکہ بعض اہم سوالات پر اتفاق نہیں ہو سکا - اس لئے روس کا زور ہے - کہ ساتھ کے ساتھ سب ممالک کے جنگی افسر بھی تبادلۂ خیالات کرتے رہیں - تو اس اعلان کے ساتھ ہی میرے دل پر یہ امر روشن ہو گیا - کہ روس کی نیت اچھی نہیں - اور میرے دل پر اس امر کا اس قدر گہرا اثر تھا - کہ میرا میلان شدت سے اس طرف ہو رہا تھا - کہ میں انگلستان کی وزارت خارجہ کو جس کے اتفاق سے اس وقت ہمارے ایک سابق وائسرائے جو مجھے جانتے ہیں - انچارج ہیں - مشورہ دُوں - کہ وُہ ہوشیار ہو جائیں کہ روس کی نیت درست نہیں معلوم ہوتی - لیکن پھر میں نے خیال کیا - کہ ان لوگوں پر ہمارے مشورے اس قدر اثر نہیں کرتے - کیونکہ وہ جائز طور پر خیال کرتے ہیں - کہ ہمیں تو سب حالات معلوم ہیں - اور یہ پردہ میں ہیں - اس لئے یہ صحیح نتیجہ نہیں نکال سکتے - اور ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے - کہ بعض بندوں کو اللہ تعالیٰ نے نور فراست بخشا ہے - اور وُہ بسا اوقات تھوڑے علم سے زیادہ فائدہ اُٹھا لیتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۸ ستمبر محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ ایچ۔ ایچ۔ ایس کریجیس آہن پوش جہاز کو دشمن کی ایک آبدوز کشتی نے غرق کر دیا ہے اس کے ساتھ جو تباہ کن جہاز تھے انہوں نے جہاز کے مسافروں اور ملاحوں کو جو بچ گئے اٹھا لیا اور آبدوز کشتی کو بھی غرق کر دیا۔ کریجیس ۲۲ ہزار ٹن کا ائیر کرافٹ کیریئر تھا جو ۱۹۱۷ء میں بنایا گیا تھا۔ اور موجودہ جنگ میں تجارتی جہازوں کی حفاظت کی خدمت پر مامور تھا

وزارت اطلاعات کا بیان ہے کہ آج برلن کے ریڈیو سٹیشن سے بھی یہ خبر نشر کی گئی تھی کہ "کریجیس" کو ڈبو دیا گیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ برطانوی جنگی جہازوں نے اس آبدوز پر حملہ کر کے اسے بھی غرق کر دیا ہے۔

جرمنی کی خبریں

واشنگٹن ۸ ستمبر حکومت جرمنی نے امریکہ میں ایک کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ قرضہ حاصل کرنے کے لئے تمسکات جاری کئے ہیں امریکہ کے قانون ضمانت کے مطابق ان تمسکات کی جانچ پڑتال کا کام ایک کمیشن کے سپرد کیا گیا ہے جس نے ان پر چند قیود عائد کر دیں جرمنی کے سفیر مقیم واشنگٹن نے حکومت امریکہ کو اطلاع دی ہے کہ کوئی خود مختار حکومت ان شرائط کو تسلیم نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ وزارت اطلاعات کو جرمنی سے اطلاع ملی ہے کہ ہٹلر کے ایک سرکردہ لیفٹیننٹ ہر آرنسٹ بائلز جو ہٹلر کے ساتھ جنگی محاذ پر موجود تھا۔ پُر اسرار حالات میں اس کی موت واقع ہو گئی ہے اس کی موت کی تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا چونکہ ہر بائلز کا ہٹلر سے گہرا تعلق تھا اس لئے اس کی پُر اسرار موت پر بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ایک افواہ یہ ہے کہ اسے نازیوں نے ہلاک کر دیا ہے۔

جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا دعوےٰ ہے کہ پولینڈ کی فوج کا شیرازہ منتشر ہو رہا ہے ماسکو سے روسی زبان میں براڈ کاسٹ کیا گیا ہے کہ لمبرگ اور ایک اور مقام پر جرمن بم باروں نے ۲۰ ہزار شہریوں کو ہلاک کر دیا۔

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

برلن ۸ ستمبر۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کو حکومت روس نے مطلع کیا ہے کہ سوویٹ اور جرمن فوجیں برسٹ لٹوواسک کے مقام پر ملیں۔ افسروں نے ایک دوسرے کو سلام کئے۔

برلن ۷ ستمبر۔ وارسا کے حکام کی طرف سے صلح کی درخواست کا جواب دیتے ہوئے حسب ذیل پیغام براڈ کاسٹ کیا گیا "ہیلو وارسا۔ جرمن ہائی کمانڈ کے نام اپیل کے جواب میں وارسا کو خالی کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے دونو ملکوں کے نمائندے آج رات کو پرگسنگ روڈ پر ملاقات کریں گے۔

ان کی کاروں پر سفید جھنڈے لہراتے جائیں گے اور لال رنگ کی روشنی کی جائے گی لڑائی سڑک کے دونوں طرف ۲ ہزار میٹر کے فاصلہ تک بند کر دی جائے گی۔ یہ پیغام ۵-۷ منٹ کے وقفہ سے براڈ کاسٹ کیا گیا لیکن ۲۰-۲۲ مرتبہ دھرانے کے باوجود کوئی جواب نہ ملا۔

ماسکو ۸ ستمبر۔ جرمنی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی اور روس کے مفاد میں کوئی تصادم پیدا نہیں ہوا اور نہ روس کا موجودہ اقدام روس اور جرمنی کے معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ کے منافی ہے

برلن ۸ ستمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ وارسا کے پولش کمانڈر نے جرمن ہائی کمانڈ سے مفاہمت کے لئے جو درخواست کی تھی وہ منظور کر لی گئی تھی۔ لیکن نصف شب تک کوئی پولش نمائندہ نہیں آیا چونکہ پولش گورنمنٹ بھاگ چکی ہے اس لئے اب شہر کو تباہ کرنا فضول ہے کیونکہ ہمارا کام شہریوں کی حفاظت کرنا ہے۔

پیرس ۸ ستمبر۔ ماہرین جنگ کا بیان ہے کہ موجودہ جنگ میں جرمن فوجوں کی طاقت ویسی نہیں جیسی جنگ عظیم میں تھی مزید برآں پولینڈ میں اس کی فضائی طاقت کو خاص نقصان پہنچا ہے اندازہ ہے کہ اس کے کم سے کم ۲۸۰ طیارے تباہ ہو چکے ہیں اور ایک ہزار ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک جرمن فضائی طاقت مغربی محاذ میں مصروف عمل نہیں ہو سکی جرمنوں کی طرف سے بہت فاصلہ سے فرانسیسی پوزیشن کے عقب پر گولہ باری کی ناکام کوشش ہوتی رہی ہے۔

فرانس کی خبریں

لنڈن ۸ ستمبر پیرس کی ایک اطلاع ہے کہ موسیو دلادیہ وزیر اعظم فرانس محاذ جنگ کا کامل ۳۰ گھنٹے تک معائنہ کرنے کے بعد واپس پیرس آ گئے ہیں۔ اس دوران میں آپ نے دشمن کے ان علاقوں کا بھی معائنہ کیا جن پر فرانسیسی افواج قبضہ کر چکی ہیں۔ آپ کی رائے ہے کہ فرانسیسی افواج بہترین جنگی قابلیت کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے فرداً فرداً سپاہیوں سے گفتگو کی اور اس امر کا اطمینان کیا کہ ان کی خوراک عمدہ اور کافی ہے اور ڈاک باقاعدہ پہنچ رہی ہے۔

پیرس ۸ ستمبر۔ میدان جنگ سے آمدہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانسیسی افواج نے متعدد اہم قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے اور اس سے پہلے جن مورچوں کو تسخیر کیا تھا انہیں مستحکم کر لیا ہے ایک جوابی حملے کو رد کر دیا جس سے جرمن افواج کو سخت نقصان اٹھاتے ہوئے پسپا ہونا پڑا۔ محاذ کے ایک حصہ پر جرمن توپوں نے شدید گولہ باری کی نگرانی کی دو چوکیوں اور دیہات پر قبضہ کر لیا گیا ہے دور تک مار کرنے والی جرمن توپوں نے گولے برسائے فرانسیسی فوج موسم کی خرابی کے باوجود آگے بڑھتی گئی

جنگ کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فرانس اور برطانیہ نے اپنی ہوائی سرگرمیوں میں کمی کر دی ہے۔

مغربی محاذ جنگ سے آج کسی سرگرمی کی اطلاع نہیں آئی۔ غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل فرانسیسی طیاروں نے سار برکن اور سارلوئی کی درمیانی ریلوے لائن پر بمباری کر کے اسے آمد و رفت کے ناقابل بنا دیا۔

اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ فرانسیسی فوجوں نے سار کی ساری وادی پر غلبہ حاصل کر لیا ہے اب دیکھنا ہے کہ جرمنی کی طرف سے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے وہ سیگفرید لائن سے کارروائی جاری رکھے گا یا بلجیم کی راہ سے فرانس پر حملہ آور ہو گا۔ بلجیم کے قریب واقع جرمن دیہات کو خالی کرانے سے بھی یہی قیاس کیا جاتا ہے

ایک فرانسیسی ماہر جنگ نے ایک اخبار میں مغربی محاذ کی سست رفتاری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس محاذ کے مقامی حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ ابتدائی کارروائیوں میں کافی وقت صرف کیا جائے یہی وجہ ہے کہ ابھی تک کوئی قابل ذکر لڑائی نہیں ہو سکی۔

ایک اور خبر ہے کہ جرمنی کے جس قدر علاقہ پر فرانسیسی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ وہاں تمام فوجیں خوش و خرم وقت گذارتی ہیں۔ فرانسیسی اور برطانوی فوجیوں کی ٹیمیں آپس میں فٹ بال کے میچ کھیلتی ہیں

روس کی خبریں

ماسکو ۸ ستمبر۔ روس کے ایک سرکاری اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جنوب میں سُرخ فوج کی پیش قدمی سے رومانیہ اور پولینڈ کے درمیان اکثر راستے بند ہو گئے ہیں۔ ادھر شمال میں روسی فوجیں دلنا تک جو روسی سرحد سے ۹۰ میل دور ہے پہنچ گئی ہیں۔ وسطی پولینڈ میں روسی فوجیں پیش قدمی کرتی ہوئی آج برسٹ لٹوواسک میں جرمن فوجوں سے جا ملیں جو وارسا کے مشرق میں ۱۲۰ میل دور ہے۔

ماسکو کا ایک اور بیان ہے۔ کہ جن پولش علاقوں پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ وہاں روسی محکمہ پراپیگنڈا کے افسر انتظام کرنے میں مشغول ہو گئے ہیں۔

معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ کی سکیم یہ ہے کہ ڈینزگ

شلیشیا اور کارپیتھین کا علاقہ جرمنوں کے پاس رہنے دیا جائے۔ مغربی یوکرین پر خود قبضہ کرے اور ایک پولش گورنمنٹ "بفر سٹیٹ" کے طور پر جرمنی اور روس کے درمیان قائم کی جائے۔

پیرس میں پولینڈ سے ایک براڈکاسٹ پیغام موصول ہوا ہے کہ پولینڈ میں روسی فوجوں کے داخلہ سے ایسٹونیا اور لٹویا میں شدید ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ان دونوں ملکوں کی سرحدوں پر بھی روسی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ ماسکو سے ریگا آنے والی گاڑی کل ریگا نہیں پہنچ سکی۔

پولینڈ کی خبریں

ماسکو ۱۸ ستمبر۔ بخارسٹ سے جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ پولینڈ کے صدر میوسکی گورنمنٹ کے دیگر ارکان سمیت کوٹی کے مقام پر سرحد پار کر کے رومانیہ میں آ گئے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس پولینڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ پولینڈ کی گورنمنٹ نے عارضی طور پر کوٹی کو اپنا صدر مقام بنایا ہے اور اس مقام سے کام کر رہی ہے تار میں مزید بیان کیا گیا ہے کہ پولش افواج ابھی تک جرمن افواج کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ مشرقی محاذ کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ پولینڈ کا اب قریباً خاتمہ ہو گیا ہے۔ ایک طرف سے جرمن اور دوسری جانب سے روسی فوجوں نے تمام پولینڈ کو روند ڈالا ہے پولش حکومت رومانیہ میں داخل ہو چکی ہے پولش طیارے غیر جانبدار علاقوں میں پناہ لے رہے ہیں اور پولش ہزاروں کی تعداد میں رومانیہ اور لٹویا وغیرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۸ ستمبر۔ روس کے پولینڈ پر حملہ آور ہونے کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس وار سب کمیٹی سے استفسار کیا گیا کہ روس نے اپنی غیر جانبداری کو بالائے طاق رکھ کر جو صورت حالات پیدا کر دی ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے جواب میں کہا کہ بلا شبہ روس کے تازہ ترین اقدام سے موجودہ جنگ کا ایک بالکل نیا دور شروع ہو گیا ہے لیکن جب تک اس کے متعلق مکمل تفصیلات دستیاب نہیں ہوتیں وہ اظہار خیال کرنے سے قاصر ہیں۔

کلکتہ ۱۸ ستمبر۔ آج کلکتہ میں فضائی حملہ سے بچاؤ کا دو مرتبہ الارم کرنا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیج بنگال کی طرف سے دو مرتبہ طیارے آتے ہوئے دکھائی دیئے اور چونکہ انہیں پہچانا نہ جا سکا اس لئے دشمن کا طیارہ سمجھ کر الارم کر دیا گیا۔ رائل ایئر فورس کے طیارے تحقیق حال کے لئے اڑے اور جلد معلوم کر لیا کہ ایک طیارہ رائل ایئر فورس کا اور دوسرا امپیریل ایئر ویز کا تھا۔

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سرکاری نمائندہ نے بتایا۔ کہ ہندوستان سے برطانوی فوجیں باہر بھیجنے کی وجہ سے ہندوستان کو ۲ کروڑ روپیہ سالانہ کے قریب بچت ہوئی ہے اس روپیہ سے ہندوستانی فوج کو جدید آلات حرب سے مسلح کرنے کی تجویز ہے۔

متفرق خبریں

دی ہیگ ۱۸ ستمبر۔ خانماں ویران یہودیوں کی ایک فوج نے ہالینڈ میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی مگر حکومت نے ان کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ جو اجازت نامے پہلے جاری ہو چکے ہیں انہیں منسوخ قرار دیا جا رہا ہے۔

پشاور ۱۸ ستمبر۔ آج فرنٹیر اسمبلی میں ایک اہم مسودہ قانون پاس کیا گیا جس کی رو سے موروثی مزارعوں کے ورثاء کو خواہ وہ عورتیں ہوں یا مرد غیر مشروط طور پر موروثی مزارعوں کے حقوق حاصل ہوں گے۔

لکھنؤ ۱۷ ستمبر۔ آج دس خاکساروں کو مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

ملتان ۱۸ ستمبر۔ کل رات مجلس احرار ملتان کے ایک جلسہ عام کو پولیس نے لاٹھی چارج سے منتشر کر دیا۔ اور جنرل سیکرٹری مجلس احرار ہند آغا شورش کاشمیری کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شورش صاحب کی تقریر ہو رہی تھی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کوتوال اور دیگر افسروں کے ساتھ جلسہ کا محاصرہ کئے رکھا۔ اور بعد میں مقرر کو گرفتار اور جلسہ کو منتشر کر دیا۔

ٹوکیو ۱۸ ستمبر۔ چین کے میدان جنگ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ کیانگسی کے صوبہ کے دارالسلطنت نانچنگ کے جنوب مشرق میں جاپانی فوج نے بہت وسیع پیمانے پر چڑھائی کر دی ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جاپانی افواج نے کوآن کے شمال میں چینیوں کے چھوٹے ڈویژنوں کو جن میں ۴۰ ہزار جوان تھے گھیر لیا ہے۔ ہوپئی کے صوبہ میں دریائے ہان کے ساتھ ساتھ بھی جاپانی فوجوں نے چڑھائی کر دی ہے۔

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر سے ٹریپولی تک جو ریلوے لائن کی تعمیر کی جا رہی ہے اس پر فوجی سپاہیوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ تا کہ لائن کی حفاظت ہوتی رہے اور جلد ہی تیار ہو جائے۔

بخارسٹ ۱۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ماسکو میں مقیم رومانوی سفیر کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ رومانیہ کی غیر جانبداری کا احترام کیا جائے گا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پولینڈ نے رومانیہ سے اپیل کی ہے کہ رومانیہ پولش معاہدہ کے مطابق اس کی امداد کی جائے۔

استنبول ۱۷ ستمبر۔ وزیر اعظم ٹرکی نے ٹرکش پارلیمنٹ میں ایک تقریر کے دوران میں کہا ہمارا مطالبہ ہے کہ البانیہ کو حسب سابق ایک آزاد سلطنت قرار دیا جائے نیز شہر طرابلس کو مصر سے ملا کر ایک متحدہ سلطنت کی بنیاد ڈالی جائے۔

راولپنڈی ۱۸ ستمبر۔ مولوی عنایت اللہ صاحب پسروری پریذیڈنٹ مجلس احرار راولپنڈی کو آج زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف قابل اعتراض تقریر کرنے کا الزام ہے مقدمہ کی سماعت ۳ اکتوبر کو ہو گی۔

لاہور ادارہ ہندیہ کی طرف سے خاکساروں کے نام حکم نامہ جاری کیا گیا ہے کہ نمبر ۳۰۰ سے نمبر ۱۰۰۰ تک جانباز سر پر کفن باندھ کر گردن میں حمائلیں لٹکائے ۲۵ ستمبر تک دہلی کیمپ میں پہنچ جائیں۔ جانباز دستے کی ذمہ داری کمانڈر انچیف جانباز سالار تحریر ہند کے سپرد ہو گی ہر ایک جانباز کے پاس دو سیر بھنے ہوئے چنے اور ایک پاؤ گڑ اور ایک کپی پانی کی ہونی چاہئیے۔

معلوم ہوا ہے جناب مشرقی صاحب اور ان کے رفقاء کو جیل کے اندر سی کلاس میں رکھا گیا ہے وہ زمین پر سوتے ہیں۔ میاں احمد شاہ بیرسٹرایٹ لاء، خان حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ سابق نائب صدر سرحد اسمبلی، عبد اللہ جان خان ایڈووکیٹ راجہ سرفراز خان ایم۔ ایل۔ اے ارباب شیر اکبر خان چیف آف ہشتنگر، محمد اکرم خان جلیس ناظم ہزارہ کو بھی سی کلاس میں رکھا گیا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں پولینڈ پر روس کے حملے کے متعلق اظہار تعجب کی بجائے اظہار غم و غصہ کیا جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ نازی قوت کو اور آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے روس نے یہ اقدام ضرور کرنا تھا اور اسی غرض کے لئے اس نے جرمنی اور اپنے درمیان ایک بفر سٹیٹ بنانے کی سکیم پیش کی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ روس اتحادیوں کے دشمنوں کی صفوں میں شریک نہ ہو گا اور اگر ایسا ہو گیا تو اس کے نتائج نہ صرف یورپ کے لئے بلکہ مشرق بعید کے لئے بھی سخت خطرناک ہوں گے اگر برطانیہ کو روس سے جنگ کرنی پڑی تو جاپان طوفان بے تمیزی بپا کرنے سے باز نہ رہے گا جس کا نتیجہ چین اور امریکہ کے لئے خطرناک ہو گا۔

امرتسر ۱۸ ستمبر۔ گندم ۲/۱۱/۲ سے ۲/۱۲/- نخود ۳/۱۰/- سے ۳/۱۰/۸ لائل پوری دال نخود ۳/۱۵/- شہد خالص ۲۳/-/- بنولہ وڈہ ۴/۷/۲ بنولہ پیور ۲/۹/۶ بنولہ دیسی ۲/۱۰/- کھل توریہ ۲/۳/۶ تیل توریہ ۹/۱۲/- گھی ۴۲/-/- چنے ۲/۶/۶ مکی ۳/۴/- آٹا ڈلوری ۲/۸/- آٹا مشین عمدہ ۳/۲/- گندم ۹۱ ۲/۱۲/۶ گندم وڈہ ۱/۱۰/۳ گندم سرخ ۳/۱۱/۳ گڑ ۱۰/-/- شکر ۹/۸/- جو ۲/۳/۶ چاول عام ۳/۸/- کھانڈ بورا فی ۲½ من وزنی ۱۳/۸/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سب اسسٹنٹ سرجنوں کی عارضی آسامیوں کے لئے ایک فہرست انتظاریہ تیار کی جائے گی۔ اس غرض کے لئے صرف مسلمانوں اینگلو انڈینوں اور ہندوستان میں آباد یورپینوں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۵/۲/۵ - ۶۵ ہوگا۔ کم سے کم قابلیت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ درخواست دہندہ باقاعدہ لائسنس یافتہ یا انڈین میڈیکل ڈگریز ایکٹ ۷ ۱۹۱۶ء مجریہ ۱۹۱۶ء کی فہرست میں مندرج کسی ذمہ دار ادارہ کی طرف سے ایل۔ ایم۔ بی کی سند حاصل کر چکا ہو۔ امیدوار کا نام انڈین پراونشل میڈیکل رجسٹر میں مندرج ہونا ضروری ہے۔ اور اس کی عمر ۷ نومبر ۱۹۳۹ء کو ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ ایک آنہ کا لفافہ جس پر امیدوار کا نام اور پتہ لکھا ہو۔ اور جس کے اوپر کے بائیں کونے پر سب اسسٹنٹ سرجنوں کے لئے آسامیاں لکھا ہو۔ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو بھیجنے پر جملہ تفصیلات حاصل ہو سکتی ہیں۔

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

دسہرہ کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۱۰۔ اکتوبر سے ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک واپسی ٹکٹ جو ۳۰۔ اکتوبر تک کارآمد ہوں گے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بہ تفصیل ذیل جاری کئے جائیں گے بشرطیکہ ایک طرف کا سفر سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ۱۰۰ میل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے

اول اور دوم درجہ	۱½ کرایہ
درمیانہ اور تیسرا درجہ	۱½ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر امیر جماعت احمدیہ امرتسر

چونکہ ڈاکٹر معراج الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر کی بود و باش اب امرتسر میں نہیں رہی۔ اس لئے ان کی جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۴ ستمبر ۳۹ء سے ۳۰ اپریل ۴۱ء تک کے لئے ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

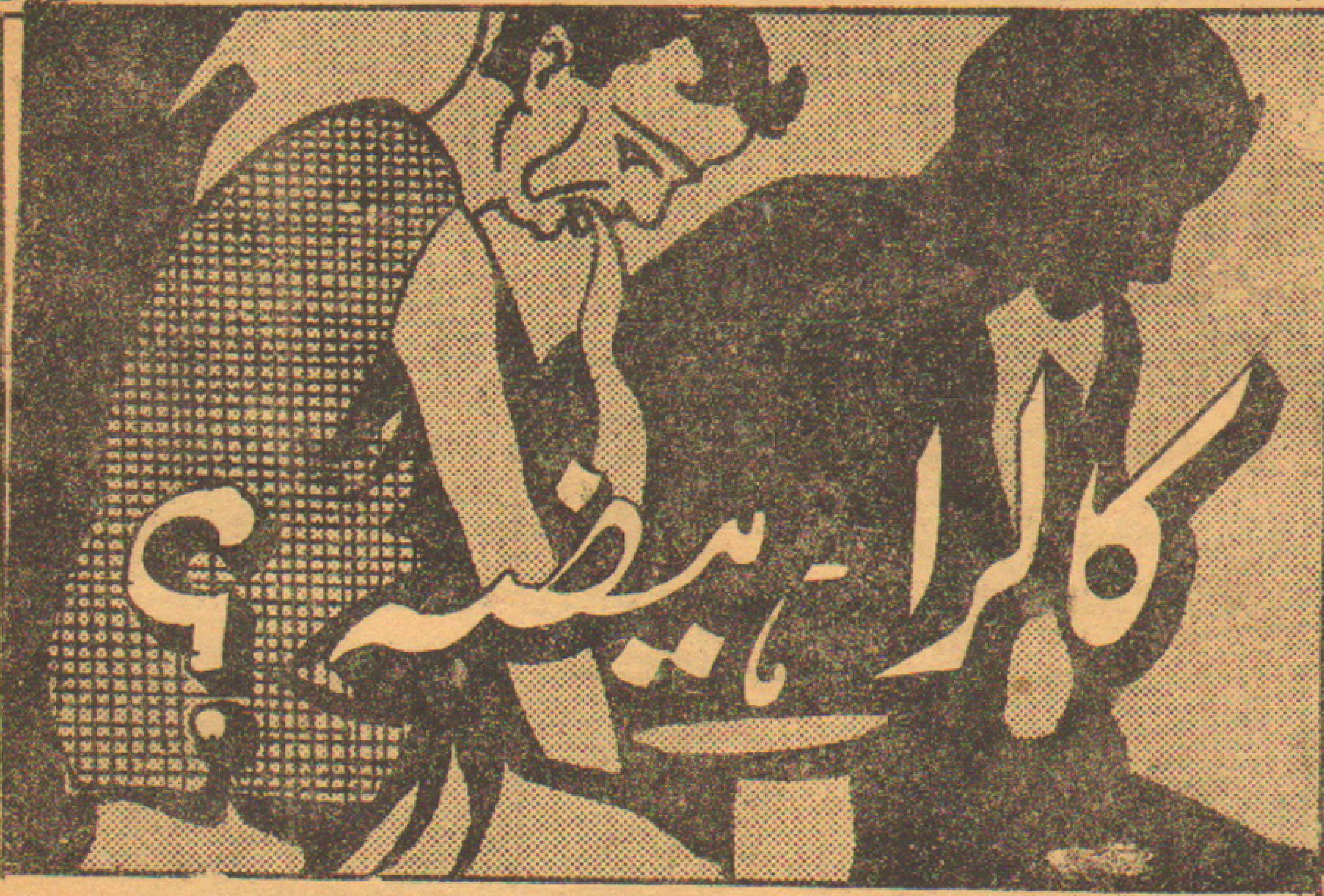

ہیضہ اور معدے کی جملہ خرابیوں کیلئے یہ ایک آسان اور نہایت اعتبار کے قابل علاج ہے اس کے اندر ایک بھی ایسا جز نہیں جو زہریلا اور نقصان دہ ہو اس کے استعمال سے فوری تسکین پہنچنے کے ساتھ ہی یہ ہیضہ اور معدے کی تمام خرابیوں کے حقیقی اسباب کا قلع قمع کر کے پوری صحت لاتی ہے۔

امرت دھارا کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنے کی بہت زبردست طاقت موجود ہے یہ تمام متعدی امراض کو روکتی نیز اس سے محفوظ رکھتی ہے۔ یہ درد کو کم کرتی اور دل کی طاقت کو بڑھاتی اور قے اور دستوں کو دور کرتی ہے معدے کی خرابیوں اور ہیضہ کے لئے یہ ہندوستان بھر میں گھر گھر استعمال کیجاتی ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ ۸ آنے

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا نادمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

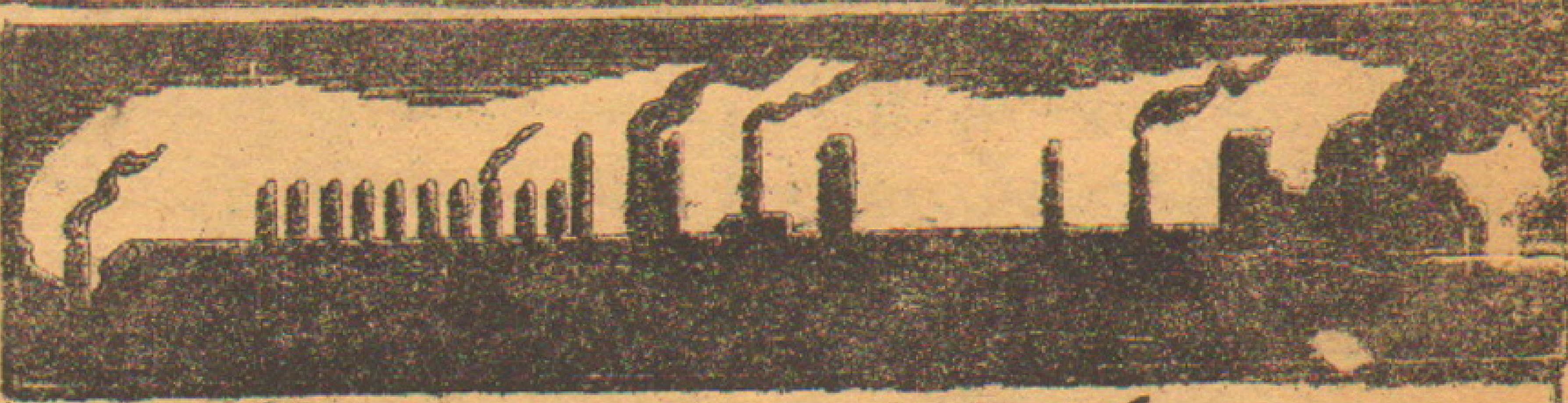

لوہے کی جستی چادریں

ہزاروں ٹن چادریں صنعتی اور گھریلو اغراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں ان کی مستقل مانگ ہے۔

ٹاٹا کی گیلوانائزڈ چادریں لوگوں کو چلچلاتی سردی اور موسلا دھار مینہ سے محفوظ رکھتی ہیں

تمام ہندوستان میں اس کے سٹاکسٹ موجود ہیں

TATA

ٹاٹا

اس ملک میں مزدوروں کی سب سے بڑی تعداد کام پر لگانے والا کارخانہ ہے۔

THE LARGEST INDIVIDUAL EMPLOYERS OF LABOUR IN THIS COUNTRY

Issued by the TATA IRON & STEEL Co., Ltd.

روس اور جرمنی در پردہ ملے ہوئے تھے

جو خیال اس وقت میرے دل میں آیا یہ تھا کہ جب معاہدہ کی تکمیل میں اہم روکیں موجود ہیں۔ تو پھر روس کو فوجی تبادلۂ خیالات پر زور دینے کی اس قدر ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ فوجی تبادلۂ خیالات کی تو سیاسی معاہدہ کے بعد ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس پر روس کے مطالبہ کی مختلف وجوہات میرے ذہن میں آئیں اور آخر میرا دل اس خیال پر قائم ہو گیا۔ کہ درحقیقت روس اور جرمنی اندر سے ملے ہوئے ہیں۔ اور روس معاہدہ کی گفتگو کو جان کر لمبا کر رہا ہے۔ تاکہ جب چاہے گفتگو کو بغیر اخلاقی الزام تلے آنے کے ختم کر دے۔ اور فوجی گفتگو سے اس کا منشاء یہ ہے۔ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ پولینڈ کی حفاظت کے لئے انگلستان اور فرانس نے کیا تجویز سوچ رکھی ہے۔

پولینڈ کو امداد دینے میں انگلستان کو مشکلات

اس امر کا سمجھنا بہت سے ہندوستانیوں کے لئے مشکل ہوگا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے گریجوایٹ تک بھی پولینڈ کے صحیح مقام سے ناواقف ہیں اور بڑی بے تکلفی سے آجکل جرح کرتے رہتے ہیں کہ انگلستان نے پولینڈ کی مدد کیوں نہیں کی۔ اور کیوں ایک بڑی فوج وہاں نہیں بھجوا دی۔ حالانکہ پولینڈ کے جائے وقوع کو مدنظر رکھتے ہوئے انگلستان اور فرانس کے لئے یہ ناممکن ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کے لئے میں ایک ناقص سا نقشہ دیتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ حقیقت حال کیا ہے:

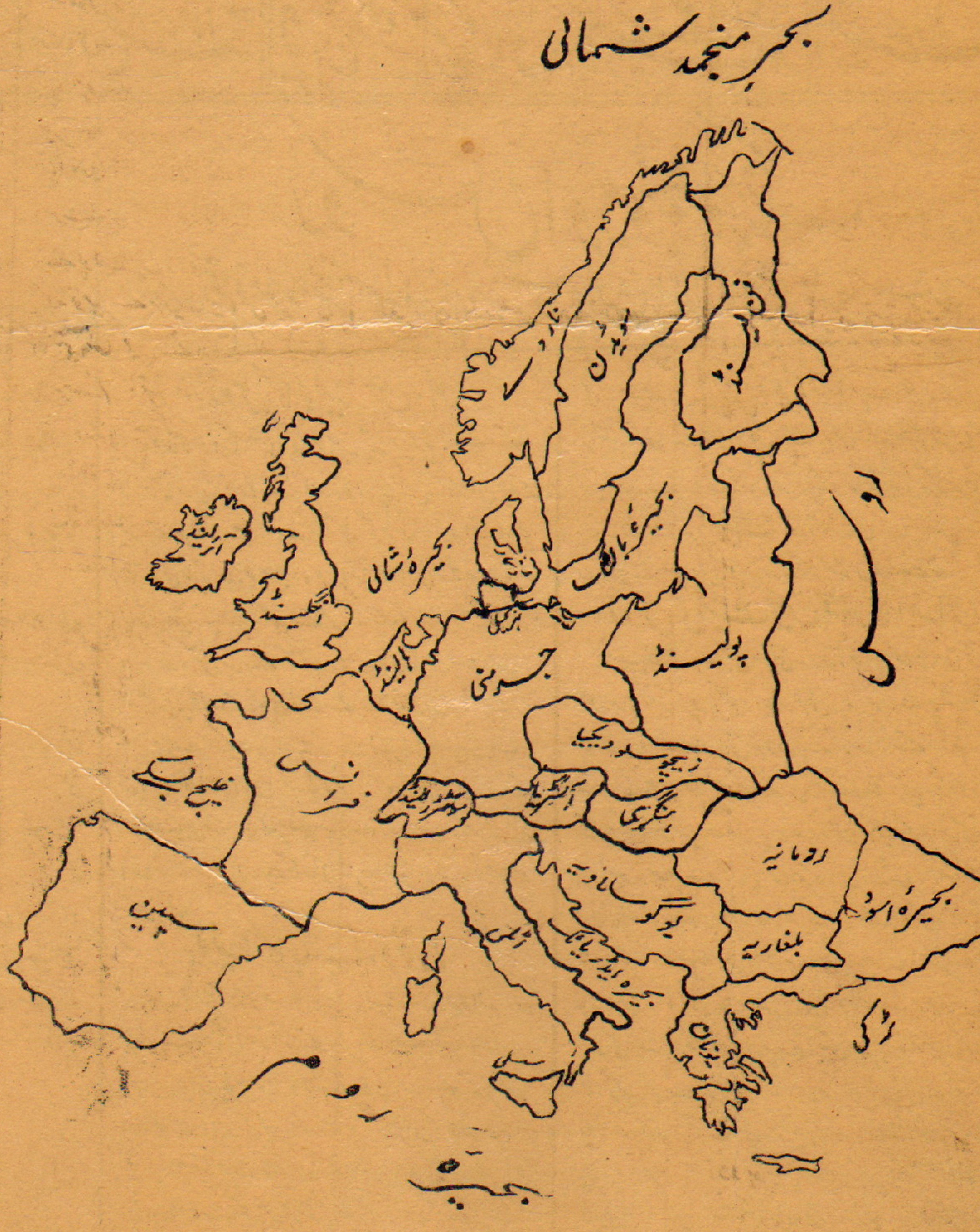

اس نقشہ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ انگلستان اور پولینڈ کے راستہ میں بحیرۂ شمالی اور بالٹک سی واقع ہیں۔ اور بحیرۂ شمالی سے بحیرۂ بالٹک تک جانے کے لئے راستہ ایک تنگ آبنائے سے گزرتا ہے۔ جو جزائر ڈنمارک اور سویڈن کے درمیان واقع ہے جس کی اسی طرح جرمنی نگرانی کر سکتا ہے جس طرح انگلستان فرانسیسی برطانوی آبنائے کی نگرانی کر سکتا ہے۔

بحیرۂ بالٹک پر جرمنی کا قبضہ

خصوصاً جب سے کہ جرمنی نے ڈنمارک کے نیچے سے کیل کی نہر نکال کر بحیرۂ شمالی اور بالٹک کو ملا دیا ہے۔ اس کے لئے یہ کام بہت زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ پہلے جرمنی کو دونوں سمندروں میں جہازی بیڑے رکھنے ضروری تھے۔ اور ضرورت کے وقت ایک سمندر کا بیڑا دوسرے سمندر کے بیڑے کی مدد کو نہیں پہونچ سکتا تھا۔ لیکن سابق جرمن امپرر نے اس دقت کو دور کرنے کے لئے کیل کے مقام پر ایک نہر بنوا دی۔ جس کے راستہ سے جرمنی کا بیڑا چند گھنٹوں میں بحیرۂ شمالی سے بالٹک اور بالٹک سے بحیرۂ شمالی کی طرف جا سکتا ہے۔ اور اس طرح بالٹک پر جرمنی کا قبضہ بہت زیادہ مضبوط ہو گیا ہے پس اپنا سمندری سرنگوں اور اپنے بیڑے کی مدد سے انگلستان کے زبردست بیڑہ کے باوجود جرمنی اس قابل ہے کہ انگلستان کو بالٹک میں کسی موثر کارروائی کرنے سے روک دے۔ پس پولینڈ جو بالٹک میں واقع ہے۔ اس کی مدد انگلستان عام حالات میں ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔ خصوصاً ان حالات میں کہ پولینڈ کا اپنا کوئی محفوظ بندرگاہ نہ تھا۔ اور ڈنزگ جرمنی کے اثر کے ماتحت تھا۔

اسکی امداد کی اور وہ بھی ناقص امداد کی یہی صورت ہو سکتی تھی۔ کہ انگلستان ترکی اور رومانیہ کے تعاون سے بحیرۂ اسود کے ذریعہ سے اسلحہ کی امداد پولینڈ تک پہونچائے

پولینڈ کے جنوب میں رومانیہ ہے۔ اور اس کے مشرق میں بحیرہ اسود ہے۔ اور اس کے جنوب اور جنوب مغرب میں ترکی کا علاقہ اور درۂ دانیال ہے۔ انگلستان نے رومانیہ اور ترکی سے معاہدات بھی کر لئے تھے۔ اس لئے جرمنی کے لئے یہ معلوم کرنا ضروری تھا۔ کہ انگلستان۔ اور فرانس کی پولینڈ کی امداد کے بارہ میں کیا تجاویز ہیں۔ تاکہ ان کا پہلے سے توڑ سوچ لیا جائے:۔

رُوس کی غرض برطانوی سکیم کو معلُوم کرنا تھی۔

غرض جس وقت روس کی طرف سے فوجی تبادلۂ خیال پر زور دیا جانے لگا۔ اس مطالبہ کے نامناسب وقت پر پیش ہونے کی وجہ سے میرے دل میں بڑے زور سے یہ خیال پیدا ہؤا۔ کہ درحقیقت پولینڈ کے بارہ میں روس۔ اور جرمنی میں خفیہ بات ہو چکی ہے۔ اور یہ فوجی افسران سے تبادلۂ خیالات کا اصرار محض برطانوی سکیم کے معلوم کرنے کی غرض سے ہے کیونکہ جب باہمی فوجی تعاون کے بارہ میں گفتگو ہوتی ہے۔ تو سب پہلوؤں پر روشنی ڈالنی پڑتی ہے۔ اور بہت سی مخفی باتیں ظاہر کرنی پڑتی ہیں:۔

رُوس کا پولینڈ میں فوجیں لانے پر اصرار

میرا یہ خیال یقین سے بدل گیا۔ جب یہ اعلان ہؤا۔ کہ روس نے اس امر پر زور دینا شروع کیا ہے۔ کہ اس کی فوجیں پولینڈ میں جا کر جرمنوں سے ضرور لڑیں گی۔ انگلستان فرانس اور روس کسی اپنی غرض سے سمجھوتہ نہیں کر رہے تھے۔ ان کا سمجھوتہ ایک کمزور ملک کو زبردست ہمسائے سے بچانے کے لئے تھا۔ اگر وُہ کمزور ملک ایک خاص حد تک امداد کو اپنے تحفظ کے لئے کافی سمجھتا تھا۔ تو مددگار کا اس امر پر اصرار کرنا کیا معنے رکھتا تھا۔ کہ میں تمہارے ملک میں فوجیں بھی ضرور لاؤں گا۔ ظاہر تھا۔ کہ روس کا یہ اصرار صرف اس غرض سے تھا۔ کہ روسی فوجیں پولینڈ میں داخل ہو کر جرمنی کے

پولینڈ پر قبضہ کرنے کے بارہ میں ایسی سہولت پیدا کر دیں۔ کہ بغیر خون ریزی کے پولینڈ کی حکومت ختم ہو جائے۔

پس یہ اصرار پولینڈ کی امداد کے لئے نہ تھا۔ بلکہ بغیر جنگ کے اس پر قبضہ کرنے کے لئے تھا جس کے بعد وُہی کچھ ہونا تھا۔ جو اب ہو رہا ہے یعنے پولینڈ کی تقسیم۔ میں سمجھتا ہُوں۔ اس گفتگو میں پولینڈ کے انکار میں انگریز مدبرین نے جو اس کی تائید کی۔ وُہ بہت معقول کام تھا۔ اور جب جرمنی۔ اور روس کے معاہدہ کے امکانات پیدا ہونے پر (بظاہر ورنہ مخفی طور پر میرے نزدیک تصفیہ پہلے سے ہو چکا تھا) انگلستان نے روس کو یہ دعوت دی۔ کہ اب پولینڈ روسی فوجوں کے پولینڈ میں داخلہ پر راضی ہو جائے گا۔ تو میرے نزدیک یہ وقتی جوش کا نتیجہ تھا۔ جس نے دماغ کے انفعال پذیر حصہ کو وقتی طور پر معطل کر دیا تھا۔ ورنہ یہ پیشکش گویا دشمن کے ہاتھ میں کھیلنے کے مترادف تھی۔ جسے وُہ صرف اس لئے قبول نہ کر سکا کہ وُہ دُوسرا قدم اٹھا چکا تھا:۔

روس اور جرمنی کا خفیہ سمجھوتہ

خلاصۂ کلام یہ ہے۔ کہ میرے نزدیک روس اور جرمنی میں خفیہ سمجھوتہ دیر سے ہو چکا تھا۔ اور اس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ پہلے تو رُوس اتحادیوں سے مل کر پولینڈ میں اپنی فوجیں بھیجنے کی صورت پیدا کرے۔ اور اس طرح پولینڈ کی حکومت کو بغیر خون ریزی کے تباہ کر دیا جائے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو۔ تو پھر جرمنی اور روس اپنے خفیہ سمجھوتہ کو ظاہری معاہدہ کی صورت میں بدل دیں۔ اور جرمنی پولینڈ پر حملہ کر دے۔ اگر مغربی طاقتیں دخل نہ دیں۔ تو فبہا۔ اگر وُہ دخل دے دیں۔ تو جب جرمنی پولینڈ کو کُچل ڈالے۔ تو بغیر دُوسری

اقوام سے اعلانِ جنگ کرنے کے روس اپنی فوجیں پولینڈ میں داخل کر دے۔ اور ملک کو حسبِ معاہدہ تقسیم کر دیا جائے:۔

رُوس نے جرمنی کے حملہ کے ساتھ ہی کیوں حملہ نہ کیا؟

کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس تجویز کی کیا ضرورت تھی۔ کیوں نہ شروع سے ہی رُوس۔ اور جرمنی نے مل کر پولینڈ پر حملہ کر دیا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر ہٹلر نے اپنی کتاب

Meine Kampf

میں لکھا ہے۔ کہ سیاست میں بہترین حربہ طاقت نہیں۔ بلکہ رُعب ہے انگلستان۔ اور فرانس پولینڈ کی تائید میں اس قدر بڑھ چکے تھے۔ کہ اگر جرمنی اور روس شروع میں ہی مل کر پولینڈ پر حملہ کر دیتے۔ تو اس امر کا ہرگز احتمال نہ تھا۔ کہ انگلستان اور فرانس ان کے اجتماع سے مرعوب ہو کر پولینڈ کی مدد نہ کرتے۔ نفسیاتی نقطہ کو مدنظر رکھتے ہُوئے وُہ وقت انگلستان۔ یا فرانس کے مرعوب ہونے کا ہرگز نہ تھا۔ اور ہر ہٹلر جو ماہر نفسیات ہے۔ اس امر کو خوب سمجھتا تھا۔ دوسرے پولینڈ کی تباہی سے پہلے کون کہہ سکتا تھا۔ کہ پولینڈ اس قدر جلد تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے اس نے روس سے یہ سمجھوتہ کیا کہ وُہ پہلے جنگ میں شامل نہ ہو۔ بلکہ جب جرمنی پولینڈ کو تباہ کر دے۔ تو وُہ اپنا حصہ لینے کے لئے اپنی فوجیں داخل کر دے:۔

جو شخص بھی انسانی دماغ کا صحیح مطالعہ کرنے والا ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ سب سے عمدہ موقعہ اپنے دُشمن کو مرعوب کرنے کا وُہ ہوتا ہے۔ جب دُشمن پر یہ امر روشن ہو جائے۔ کہ جس کام کو میں کرنا

چاہتا تھا۔ اس کا وقت تو گزر چکا ہے۔ اب کسی بڑی قربانی کو پیش کرنا صرف قوم کی جانوں۔ اور ملک کی طاقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔

پس جب ہٹلر پولینڈ کو فتح کرے۔ اس وقت اگر ایک اور بڑی طاقت جو بظاہر انگلستان اور فرانس کی دُشمن نہیں۔ پولینڈ کی تقسیم میں حصہ دار ہو جاتی ہے طبعاً انگلستان اور فرانس کے مدبرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ:۔

(۱) پولینڈ پر حملہ جرمنی نے کیا تھا:۔

(۲) اس کے اصُول ایسے جارحانہ ہیں۔ کہ ان کے خلاف ہمارے ملک میں سخت منافرت کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔

(۳) اگر وُہ پولینڈ پر قبضہ کر لیتا۔ تو ہم جنگ کے بعد پولینڈ کو اس سے آزاد کرا دیتے:۔

مگر اب صورتِ حالات مختلف ہے۔ پولینڈ کا ایک حصہ رُوس میں رل چکا ہے۔ اگر ہم جرمنی کو شکست بھی دے دیں۔ تو ہم پولینڈ کو آزاد نہیں کرا سکتے۔ کیا ان حالات میں لڑائی جاری رکھنی ضروری ہے؟ کیا بے تعلق دُنیا اور اس کی حکومتیں اب ہمارے لڑائی کو جاری رکھنے کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھیں گی؟ پہلے ان کی ہمدردی ہمارے ساتھ اس لئے تھی۔ کہ ہم ایک کمزور ملک کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ جرمنی سے جنگ کر کے ہم پولینڈ کو آزاد نہیں کرا سکتے۔ وُہ یہ خیال کریں گی۔ کہ ہماری جنگ پولینڈ کی آزادی کے لئے نہیں۔ بلکہ بعض اپنی اغراض کے لئے تھی۔ پولینڈ اب اسی صُورت میں آزاد ہو سکتا ہے۔ کہ رُوس سے بھی جنگ کی جائے۔ مگر کیا رُوس سے جنگ کے لئے فرانس کے باشندے جس کا بہت سا حصہ روسیوں سے محبت رکھتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور انگلستان کے باشندے جن کی ایک مقتدر سیاسی پارٹی ان سے ہمدردی رکھتی ہے۔ اسی جوش سے جنگ کے لئے تیار ہوں گے۔ جس طرح کہ وہ جرمنی کے خلاف جنگ کے لئے تیار تھے؟ کیا ان حالات میں یہی بہتر نہیں۔ کہ ہم یہ کہہ کر کہ چونکہ پولینڈ تباہ ہوچکا ہے۔ اور چونکہ اس کا ایک حصہ روس نے اپنے اندر شامل کرلیا ہے۔ اور چونکہ باوجود اس کے کہ ہم روس کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہماری اس سے کوئی اصولی طور پر لڑائی نہیں۔ اور چونکہ یہ بہترین موقعہ ہے۔ کہ پولینڈ کی تقسیم کے وقت ہم اپنے رسوخ کو استعمال کرکے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ملک اور زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کرسکیں ہم جنگ کو ختم کرتے ہیں۔

ہر ہٹلر کے زرخیز دماغ نے ان سب امور کو پہلے سے سوچا۔ اور روس سے سمجھوتہ کرتے وقت یہی فیصلہ کیا کہ وہ شروع میں جنگ میں شامل نہ ہو۔ بلکہ اس وقت آکر اپنے حصہ پر قبضہ کرلے جب ہٹلر پولینڈ کو تباہ کرلے۔

کیا جرمنی سے صلح کرلی جائیگی

کہا جاسکتا ہے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ اس صورت حالات سے انگلستان اور فرانس کی حکومتیں متاثر ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ خدا نہ کرے۔ کہ وہ متاثر ہوں۔ کیونکہ اس وقت ان کا جرمنی سے صلح کرلینا اپنی قوم سے بھی غداری ہوگا اور دنیا سے بھی غداری ہوگا۔ مگر جب مدبرین آئندہ کے متعلق تجاویز سوچا کرتے ہیں تو چونکہ آئندہ کا یقینی علم کسی انسان کو نہیں۔ وہ صرف یہ دیکھا کرتے ہیں کہ امکان کس امر کا زیادہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انگلستان اور فرانس کو مشکلات میں ڈالنے کا امکان اس میں کم تھا کہ روس شروع ہی میں جنگ میں شامل ہوجاتا۔ اور اس میں بہت زیادہ تھا کہ پولینڈ کی فتح کے بعد وہ بغیر جنگ میں شامل ہونے کے پولینڈ پر قبضہ کرلیتا۔ پس ہر ہٹلر نے اس صورت کو پسند کیا جو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید تھی۔ اور جس کے اختیار کرنے میں اگر یقینی نہیں تو غالب طور پر اسے یقین تھا۔ کہ بغیر بڑی لڑائی لڑنے کے وہ پولینڈ کے ضروری حصہ کو ہضم کرسکے گا۔

مدبرین برطانیہ سے خطاب

پس میرے نزدیک انگلستان کے مدبرین کو اس صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ یہ روسی حملہ جرمنی کے خطرہ کی وجہ سے ہے۔ یہ جرمنی کے خطرہ کی وجہ سے نہیں بلکہ سابق سمجھوتہ کے ماتحت ہے۔ اور اب روس اور جرمنی انگریزوں کی طاقت کو توڑنے کے لئے متحد ہوچکے ہیں۔ بے شک ان میں شدید اختلافات ہیں۔ بے شک وہ ایک وقت میں ظاہر ہوں گے۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ اختلافات ابھی ظاہر ہوجائیں گے۔ ممکن ہے اللہ تعالےٰ فضل کرکے کل ہی جرمنی اور روس میں لڑائی چھڑوادے۔ ممکن ہے باوجود معاہدہ کے روس دل میں یہ ارادہ رکھتا ہو۔ کہ پہلے صلح سے پولینڈ میں داخل ہوجاوں پھر جرمنی سے نپٹ لوں گا۔ اور چند ہی دنوں میں کسی بہانہ سے جرمنی سے لڑپڑے۔ سیاسی میدانوں میں ایسے دھوکے پہلے ہوچکے ہیں۔ ترکی سے جب بلقانی طاقتوں نے جنگ کی ہے تو انہوں نے یہی کیا تھا۔ رومانیہ سرویا اور یونان نے بلغاریہ کے ساتھ معاہدہ کرکے اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ لیکن اندرونی طور پر آپس میں ایک اور معاہدہ بھی کر چھوڑا تھا۔ کہ اگر ترکی پر ہمیں فتح حاصل ہوگئی۔ تو ہم بلغاریہ کو وہ کچھ نہیں دیں گے جس کا ہم نے معاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ ترکی پر فتح پاتے ہی انہوں نے بلغاریہ پر حملہ کرکے اس کے بعض حصے چھین لئے۔ پس اب بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ مگر یہ سب امکانات ہیں اگر پورے ہوجائیں تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ اگر نہ ہوں تو ان حالات کے لئے برطانیہ کو پہلے سے تیار ہوجانا چاہیئے۔ اور صرف امیدوں پر اپنی تیاری کا انحصار نہیں رکھنا چاہیئے۔

انگلستان اور ترکی کے اتحاد میں دنیا کا امن ہے

میں سمجھتا ہوں روس کی وجہ سے ترکی سے جو انگریزی اتحاد ہوچکا ہے وہ بھی خطرہ میں ہے۔ اور انگلستان کو اسے اور بھی پکا کرنے کی سرتوڑ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر روس جنگ میں شامل ہوا تو اتحادی طاقتوں کی کامیابی کا انحصار صرف اور صرف عالم اسلامی سے تعاون پر ہوگا۔ اور یہ تعاون مکمل طور پر حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک ترکی حکومت اتحادیوں کے ساتھ نہ ہو۔

اتحادیوں کو کیا کرنا چاہیئے

باقی رہی موجودہ جنگ۔ اگر اتحادی میری بات مانیں تو ان کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ روس کے پولینڈ پر حملہ کو نظر انداز کردیں روس نے جو کچھ کیا جرمنی کے حملہ کے نتیجہ میں کیا پس وہ جرمنی سے کہہ دیں کہ یہ تقسیم تمہارے فعل کا نتیجہ ہے۔ ہم جنگ کے بعد اس کا بدلہ پولینڈ کو تم سے دلوائیں گے۔ اور میرے نزدیک پولینڈ کے قضیہ کا بہترین حل بھی یہی ہے۔ یوکرینین کا روس کے ساتھ شامل ہونا پولینڈ کو مضبوط کرتا ہے کمزور نہیں۔ پھر کیا حرج ہے کہ اسے روس کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ جب جنگ میں اللہ تعالےٰ فتح دے اور پولینڈ کی حکومت پھر سے قائم کی جائے تو جو پولز اس علاقہ میں بستے ہیں ان کا تبادلہ ان علاقوں کے جرمنوں سے کردیا جائے۔ جو کونگز برگ سے کر پولش کاریڈور تک رہتے ہیں۔ ان علاقوں کے جرمنوں کو اپنے حلیف کے ملک میں رہنے کے لئے بھجوادیا جائے۔ اس طرح جرمنوں اور یوکرینین کی آبادی پولینڈ میں فساد بھی پیدا نہ کرتی رہے گی۔ اور پولینڈ کو سمندر تک کا اچھا راستہ بھی مل جائے گا۔ غرض میرے نزدیک اس نئی مشکل کا سہل حل یہی ہے کہ جرمنی کے فعل کی قیمت اسی سے وصول کی جائے۔ اور روس سے جھگڑے کی صورت کو نظر انداز کرکے جرمن کی تدبیر کو ناکام کردیا جائے۔

اسی سلسلہ میں میرا ارادہ بعض اور مضامین لکھنے کا بھی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

۲۵ ستمبر یاد رکھو

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے بھول نہ جائیں ۲۵ ستمبر ۲ بجے شام تک جن احباب کا وعدہ سو فیصدی پورا ہوجائیگا۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائینگے پس آپ اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیکی پوری کوشش کریں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ بہادر زجنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے (مینیجر)

ستارہ نسرالطائر کے حوالہ پر نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷ اگست ۱۹۳۹ء کے "الفضل" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "ستارہ نسرالطائر" یہ مضمون چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپٹن کا لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اس مضمون میں میرے مضمون "فلسفہ مسائل حج" کے ایک حوالہ پر کچھ تحریر فرمایا ہے جسے میں نے حضرت ابن عربی کی کتاب کے حوالہ کی بناء پر لکھا۔ اور حضرت ابن عربی نے اس حوالہ کو ایک اور پرانی تاریخی کتاب سے اخذ فرما کر تحریر فرمایا۔ وہ حوالہ اہرام مصر کی تعمیر سے تعلق رکھتا ہے۔

چودھری صاحب کے مضمون کا خلاصہ

چودھری صاحب نے اپنے مضمون میں جو باتیں بطور اعتراض پیش کی ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ان کا ماحصل حسب ذیل تین باتیں ہیں:۔

۱۔ اہرام مصر کی تعمیر کے متعلق حضرت ابن العربی کا ایک پرانی تاریخی کتاب کا پیش کردہ حوالہ بر تسلیم غلطی مضمون نگار کی غلطی ہے۔

۲۔ نسرالطائر ستارہ نہیں۔ بلکہ ستارہ ہے۔ اور ثوابت سے ہے۔

۳۔ نسرالطائر برج عقاب میں شامل ہے۔ نہ کہ برج جدی میں۔

جوابات

چودھری صاحب نے بار بار مضمون نگار کا لفظ لکھ کر اس حوالہ کے متعلق جو اہرام مصر کی تعمیر کی نسبت حضرت محی الدین ابن عربی نے ایک پرانی تاریخی کتاب سے اخذ فرما کر اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں تحریر فرمایا۔ اور جسے میں نے اپنے مضمون "فلسفہ مسائل حج" میں کتاب الیواقیت مؤلفہ امام شعرانی سے نقل کیا۔ میری غلطی قرار دیتے ہوئے تردید فرمائی۔ حالانکہ اگر وہ حوالہ بر سبیل تسلیم اپنے اندر علم ہیئت۔ اور تحقیق فلکیات کے رو سے غلطی بھی رکھتا ہے۔ تو چودھری صاحب کا تردید میں روئے سخن حوالہ کے اصل ماخذ کے لحاظ سے صاحب اصل حوالہ کی طرف ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ مضمون نگار کی طرف۔

پس چودھری صاحب کا حوالہ کی غلطی تسلیم کرنے کے بعد اسے خاکسار راقم کی غلطی قرار دے کر تردید کرنا بلحاظ امر واقعہ محل مناسب سے تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ جب وہ حوالہ ہی کسی اور کا ہے۔ تو اس کی غلطی کو بر سبیل تسلیم میری غلطی قرار دینا وضع الشیئ فی غیر محلہ ہے۔ ہاں علمی تحقیق کی بناء پر حوالہ کی تغلیط کا ذکر بر سبیل تذکرہ مضمون نگار کے مسلمات سے قرار دے کر اگر ماخذ حوالہ کے ساتھ پیش کیا جاتا۔ تو چنداں حرج نہ تھا۔ بلکہ اس طریق وضاحت سے نسبت حقہ کا پہلو نمایاں کرنا بمقتضائے احتیاط ضروری تھا۔

پس جس طریق پر چودھری صاحب نے حوالہ کی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی تردید فرمائی ہے میں اس کے متعلق ضرور کہوں گا۔ کہ وہ میری غلطی کی تردید نہیں۔ بلکہ کسی دوسرے کے حوالہ کی تردید ہے۔ جس کا اصل ماخذ بروایت حضرت ابن عربی ایک پرانی تاریخی کتاب ہے۔

علم ہیئت اور مناظر فلکیات کا مسئلہ

اب میں چاہتا ہوں۔ کہ چودھری صاحب کا نظریہ جس کی بناء پر انہوں نے حوالہ پیش کردہ کی تغلیط فرمائی ہے۔ اس کے متعلق کچھ عرض کروں۔ مگر اس سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ فلکیات کی تحقیق جس طرح پر کہ متقدمین نے کی ہے۔ یہ بعینہ ہمیں علم ہیئت کی موشگافیاں اپنی تحقیق سے متاخرین نے دکھائی ہیں۔ دونوں قسم کی تحقیقوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور وہ فرق کئی طرح کے اسباب کے باہمی اختلافات کا نتیجہ ہے۔

ایک سبب ان میں سے اقالیم مختلفہ کا باہمی بعد و تباعد ہے۔ چنانچہ وہی سورج جو ہندوستان میں اپنے طلوع اور غروب سے موسم اعتدال کے اوقات میں ۱۲ گھنٹے کی رات اور ۱۲ گھنٹے کا دن پیدا کرتا ہے سویڈن اور ناروے وغیرہ ممالک میں بوجہ بعد مسافت کئی مہینوں کی رات اور کئی مہینوں کا دن پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ستارہ مریخ جس کی نسبت چودھری صاحب نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ وہ ہر ایک برج میں ۷۵ دن رہتا ہے اس کی نسبت کتاب کحل العیون۔ انوار النجوم نیر اعظم دائرۃ النجوم اور کوکب دری وغیرہ میں لکھا ہے کہ مریخ ۴۵ دن تک ہر برج میں رہتا ہے۔ چنانچہ کحل العیون میں جو نقشہ دیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	۳	۲	۱	
نام سیارہ	زہرہ	عطارد	قمر	
ایام سیر ہر برج	۲۸ یوم	ایک ماہ	دو روز اور چند ساعت	
نمبر شمار	۷	۶	۵	۴
نام سیارہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس
ایام سیر ہر برج	اڑھائی سال	۱۳ ماہ	۴۵ دن	ایک ماہ

پھر ایک سبب مغالطہ نظر بھی ہے۔ جو تمام حسوں سے زیادہ اور بہت بڑھ کر مغالطہ دینے والی حس باصرہ ہے۔ ایک مشعلہ جوالہ جو محض ایک آتشین نقطہ ہے۔ چکر کے وقت آنکھ اسے بالکل دائرہ کی شکل میں محسوس کرتی ہے۔ اور گاڑی پر سوار کی آنکھ تیز رفتاری کے وقت ایسا محسوس کرتی ہے۔ کہ زمین اور اس کے درخت اور پہاڑ اور ٹیلے دوڑے جا رہے ہیں۔ حالانکہ دراصل وہ ساکن اور غیر متحرک ہوتے ہیں۔

جب قریب کے مشاہدہ میں آنکھ کے ذریعہ ایسے مغالطات لگ سکتے ہیں۔ تو فلکیات کے مناظر جو بہت بڑی مسافت اور بُعد پر ہیں۔ ان کے متعلق آنکھ کے مشاہدہ کرنے کے تحت مغالطات میں انسان کا مبتلا ہونا کونسی بڑی بات ہے۔ اسی بناء پر متقدمین کے علمی افادات متعلقہ فلکیات و ہیئت جن میں سے ہرمس بقراط۔ افلاطون۔ ارسطالیس۔ جالینوس وغیرہ ہیں اور متاخرین میں سے بوعلی سینا۔ فارابی۔ ابن رشد۔ زکریا رازی وغیرہ کے علمی افادات جن کے رو سے زمین کو ساکن اور آسمان کو فلک اول سے فلک الافلاک اور فلک اطلس تک مختلف طبقات اور درجات کی صورت میں ایسا جسم تسلیم کیا ہے۔ جس پر ستاروں کو نگینوں کی طرح جڑا ہوا سمجھا۔ اور رصدگاہوں میں اصطرلابی آلات کے ذریعہ آسمانوں کے چکر کو دولابی شکل میں دکھایا ہے۔ کہ جس کے چکر اور حرکت کے تابع تمام ستارگان متعلقہ کی حرکت پائی جاتی ہے۔ اور قطب شمالی کے گرد چکر لگانے والے ستاروں کا چکر دوران رحی کے چکر کی ہیئت پر بھی پایا جاتا ہے۔

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا
بیوٹرین
رجسٹرڈ
دونوں میں دل کو بھانے والی مستقل خوشبو ہے
کریم
کیل چھائیاں۔ مہاسے سیاہ داغ پھنسیوں اور خارش کا مکمل اور زود اثر علاج ہے۔ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب کی منظور کی ہوئی ہے
فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/
سنو
جلد کی نزاکت اور چہرے کی ملاحت کو دھوپ اور ہوا کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتی ہے سائنس کے اصول سے آکسیجن بذریعہ مشینری شامل کی گئی ہے۔ فی شیشی بارہ آنے ۱۲/
سول ایجنٹ قادیان سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ
تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر پنجاب
ہر شہر کے اچھے جنرل مرچنٹ کیمسٹ بیچتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آسمان پر مجمع النجوم کی مختلف ہیئتیں جنہیں بارہ بروج کے مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یعنی برج حمل ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ ان میں سے ہر برج بمع اپنے مجمع النجوم کے ہر ستارہ کے بہ نسبت ترمیم ثوابت سے بھی سمجھا جاتا تھا۔ اور بطور سیر و انتقال سیارگان سے بھی۔ لیکن موجودہ رصدگاہوں کے ذریعہ جو تحقیق ہوئی وہ سابقہ تحقیق کے خلاف ظاہر ہوئی ہے۔ مثلاً پہلے زمین کو ساکن سمجھا جاتا تھا۔ اب وہ ایسا ستارہ ثابت ہوا ہے۔ جو تیزی کے ساتھ سورج کے گرد چکر لگانے والا ہے اور آسمان کا نیلگوں رنگ کسی چیز کے وجود سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اسے آج حد نظر کی کیفیات سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور سورج جس کے متعلق پہلے اس کے طلوع اور غروب کے مشاہدہ سے اس کے لئے ایک دولابی چکر تسلیم کیا جاتا تھا۔ آج اس کے لئے بلحاظ اس کے مستقر اور حیز کے اس کے سابقہ چکر اور ہیئت مسلمہ کے خلاف کچھ اور ہی طرح کی گردش تسلیم کی جاتی ہے۔ اور سورج کی اس طرح کی گردش کے متعلق موجودہ تحقیق کے رو سے وہ شمسی سیر جو دائرۃ البروج کے اندر بارہ برجوں کو ایک سال میں طے کرنے کے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ وہ غلط ثابت ہو رہا ہے۔ اور اصل بات سال کے بارہ مہینوں کے اندازہ کے متعلق دیکھی جائے تو معلوم ہوتی ہے۔ جو قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ کہ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ۔ اور اس کی وجہ اس نے لتعلموا عدد السنین والحساب کے رو سے صرف چاند اور سورج کی گردش ہے۔ اور چاند کا بارہ مہینوں کا حساب اور اندازہ جو سورج کے ایک سال کے چکر کے برابر ہے منجمین کے بروج کی اصطلاح کے لحاظ سے نہیں بلکہ چاند کے بارہ مہینوں کے مختلف دوروں کے لحاظ سے ہے۔ یہ اس لئے کہ سورج کے متعلق موجودہ تحقیق نہ ہی سورج کے چکر کے لئے بارہ برج کی تقسیم کو درست ثابت ہونے دیتی ہے نہ ہی چاند کے چکر کے لئے۔ اسی طرح دوسرے پانچوں سیارے یعنی عطارد زہرہ، مریخ، مشتری، زحل کا چکر بھی جو منجمین کی اصطلاح کے مطابق جن معنوں میں بارہ بروج سے تعلق رکھتا ہے غلط ہے۔ اس لئے کہ بروج کا اندازہ سورج اور چاند کے حساب سے سوا درست ثابت ہونا ناممکن ہے۔ وجہ یہ کہ یہ پانچ ستارے جو خمسہ متحیرہ کہلاتے ہیں۔ اور بقول منجمین کبھی آفتاب کے آگے کبھی پیچھے ہوتے ہیں۔ ان کے سیر اور گردش کا صحیح اندازہ لگانا خود منجمین اور ہیئت دانوں کے نزدیک ایک مشکل امر تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ کتاب کحل العین کا مکشف علم کواکب اور فلکیات کا بیان کرتے ہوئے خمسہ متحیرہ کی نسبت لکھتا ہے۔

"اما پنج ستارہ یعنی زہرہ و عطارد و مریخ و مشتری و زحل را خمسہ متحیرہ گویند زیرا کہ گاہے عقب آفتاب باشند و گاہے پیش آفتاب و از ہر برج رجعت و استقامت دارند ازیں جہت حساب سیر ایں سیارہ بدوں رنج دریافت شدن ناممکن است۔" یعنی پانچ ستاروں کو خمسہ متحیرہ بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ کبھی آفتاب کے آگے ہوتے ہیں کبھی پیچھے اور ہر برج سے رجعت بھی رکھتے ہیں۔ اور استقامت بھی اس وجہ سے ان پانچوں ستاروں کا حساب معلوم کرنا بجز رنج اور تکلیف اٹھانے کے ناممکن ہے۔

اب کیا چوہدری صاحب بتا سکتے ہیں کہ مریخ جو آجکل انکے نزدیک برج جدی میں ہے۔ وہ برج جدی میں رجعت اور استقامت کے لحاظ سے اپنے سیر کے کس مرتبہ پر ہے نسبت تحیر سے محفوظ یا غیر محفوظ ہے۔ اور اس کی رجعت کا اصل باعث سورج چاند کے خسوف اور کسوف کی طرح کس قسم کے عوارض سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ عوارض داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں یا خارجی اسباب سے۔ اور ان اسباب کے تغیرات جو نسبت تحیر سے علاقہ رکھتے ہیں ان کی حدود زمانی اور مکانی بلحاظ دائرۃ البروج کس نسبت سے پائی جاتی ہیں۔ اگر چوہدری صاحب ان گزارشات کا جواب علم ہیئت اور زیج کی کتب معتبرہ سے بحوالہ پیش کر دیں گے تو میں انکا بیحد مشکور ہوں گا۔ اور گو میں آگے بھی ان کے قدردانوں سے ہوں۔ لیکن پھر ان کی قیمت میرے نزدیک ایک باعث افتخار وجود کے رنگ میں محسوس ہوگی۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی از کوئٹہ

اے قادیان والے

گلزار رنگ و بو پر۔ سب عالم نمو پر
تھا اک جمود طاری
فسق و فجور میں تھی۔ یہ کائنات ساری
ادبار کی گھٹائیں
افکار کی ہوائیں
ہر سمت چھا رہی تھیں۔ ہر سو سے آ رہی تھیں
اٹھتی تھی یاس و غم سے
سوئے فلک نگاہیں
اغیار کے ستم پر۔ بھرتے تھے سرد آہیں
نادار ہو گئے تھے
لاچار ہو گئے تھے
مال و منال والے۔ جاہ و جلال والے
فضل و کمال والے۔ اونچے نشان والے
اے قادیان والے

موعود وقت آیا۔ لاکھوں نشان لایا
سیمائے آسماں پہ
فضل خدا ہویدا۔ ہونے لگا جہاں پر
گمنام سرزمیں میں
مادائے بغض و کیں ہیں
یزداں کا نور آیا۔ دل کا سرور آیا
قسمت بدل دی آ کر
حالِ زبوں کی تو نے
کایا ہی سب پلٹ دی۔ دنیائے دوں کی تو نے
احمد ہے نام تیرا
ارفع ہے بام تیرا
تو مرسل خدا تھا۔ محبوب کبریا تھا
موعود مصطفےٰ تھا۔ اے آن بان والے
اے قادیان والے

جبروت کبریا کو۔ اوصاف مصطفےٰ کو
تیرا بیان کرنا
قربان راہ دیں میں۔ مال اور جان کرنا
اے ہادیٔ زمانہ
اے فاضل یگانہ
تیری دعائے دل نے۔ اور التجائے دل نے
دنیائے خار و خس کو
اک گلستاں بنایا
مغضوب و ضالیں کو۔ قرآں خواں بنایا
نور ہدیٰ تو ہی ہے
حق کی ضیا تو ہی ہے
ایماں نواز کردے۔ تصویر راز کردے
وقف نیاز کردے۔ آخر زمان والے
اے قادیان والے

اسلام سرخرو ہو۔ ہونٹوں پہ لفظ ہُو ہو
یہ حرز جاں ہو ہردم
ذکر حبیب باری۔ وردِ زباں ہو ہردم
احسان تیرا یوں ہو
ایمان میرا یوں ہو
یہ آرزو ہے دل کی۔ یہ جستجو ہے دل کی
ادیانِ باطلہ سب
نابود ہو جہاں سے
یہ دشمنانِ ناداں۔ بھرتے ہوں ناتواں سے
گرتوں کو تھام لیجے
تشنوں کو جام دیجے
دامن تلے چھپا لے۔ تذلیل سے بچا لے
ہم ہیں ترے حوالے۔ دارالامان والے
اے قادیان والے

عبداللطیف شفیق بی۔ اے پشاور

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اسکو اٹھرا کہتے ہیں۔ جنکے گھر یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

اہم ملکی واقعات

برطانیہ کی امداد کے متعلق مسلم لیگ کی قرارداد

دہلی سے ۱۸ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس میں آج ایک قرارداد پاس کر دی ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ ۲۷ اگست کو مجلس نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ چونکہ حکومت برطانیہ مسلمانوں پر زبردستی فیڈرل سکیم نافذ کر رہی ہے۔ اور وائسرائے اور گورنروں نے کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کی۔ نیز فلسطینی عربوں کے مطالبات پورے نہیں کئے گئے۔ اس لئے اگر حکومت برطانیہ دنیا کے مسلمانوں کی امداد چاہتی ہے۔ تو ان کے مطالبات پورے کرے۔ اب یہ قرار دیا جاتا ہے۔ کہ یہ ریزولیوشن مسلمانوں کے حقیقی جذبات و خیالات کا ترجمان ہے۔ وائسرائے ہند نے فیڈرل سکیم کے التوا کا جو اعلان کیا ہے۔ مسلمان اسے بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسے بالکل مسترد کر دیا جائے۔ مسلم لیگ پولینڈ۔ انگلستان اور فرانس سے اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے لیکن اس کا یہ بھی خیال ہے کہ اس آزمائش کے وقت میں مسلمان برطانیہ کے ساتھ حقیقی اور پورا پورا عملی تعاون نہیں کر سکتے۔ نہ اس کی کوئی امداد کر سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ ملک معظم کی حکومت اور وائسرائے کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں سے انصاف اور بہتر سلوک کا تسلی بخش انتظام نہیں کرتے۔ اس لئے لیگ کی ورکنگ کمیٹی ملک معظم کی حکومت۔ اور وائسرائے ہند سے درخواست کرتی ہے۔ کہ گورنروں کو ہدایت کی جائے۔ کہ اگر کسی صوبہ میں مسلمانوں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک ہو۔ تو وہ اپنے اختیارات خصوصی کو کام میں لائیں۔ اور اس صورت میں کانگرس ہائی کمانڈ نے تعطل پیدا کرنے کی جو دھمکی دے رکھی ہے اس سے ہرگز مرعوب نہ ہوں۔ لیگ آزادی کی علمبردار ہے۔ اس لئے وہ ملک معظم کی حکومت سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کے ضمن میں کوئی اعلان مسلم لیگ کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ ورنہ مسلمان اسے ہرگز منظور نہیں کریں گے۔ فلسطینی عربوں کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی مسلمانوں کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کرنے والی ہے۔ اس لئے اس میں تبدیلی کی جائے۔ اور ان کے مطالبات منظور کئے جائیں۔ اس نازک وقت میں اگر برطانیہ مسلمانوں کی امداد کا خواہاں ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو مطمئن کرے۔ اور مسلم لیگ پر کامل اعتماد رکھے۔ جو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

قرارداد کے آخر میں مسلمانوں سے بھی اپیل کی گئی۔ کہ وہ لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے قومی مفاد کے تحفظ کا انتظام کریں۔

کلکتہ میں فضائی حملہ کا موہوم خطرہ

کلکتہ سے ۱۸ ستمبر کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج دو بجکر چھ منٹ پر فورٹ ولیم میں یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ بندرگاہ کے شمالی حصہ کے اوپر دشمن کا ایک طیارہ پرواز کرتا ہوا دکھائی دیا ہے۔ اسی وقت خطرہ کا الارم دیا گیا۔ اور دو بجکر ۱۴ منٹ پر تمام شہر کو اس خطرہ سے آگاہ کر دیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد رائل ایر فورس کا ایک طیارہ اس طیارہ کا سراغ لگانے اور اس کے مشتبہ ہونے کی صورت میں اسے نیچے اترنے پر مجبور کرنے کے لئے اڑا۔ اس کے بعد تین بجکر ۲۵ منٹ پر پھر یہ اطلاع آئی۔ کہ ایک اور طیارہ بندرگاہ کے شمالی حصہ پر پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا ہے اسی وقت پھر خطرہ کا الارم دیا گیا۔ اور رائل ایر فورس کا جو طیارہ پہلے طیارہ کے تعاقب میں گیا ہوا تھا۔ اسے بھی مطلع کر دیا گیا۔ مگر چالیس منٹ کے بعد اعلان کر دیا گیا۔ کہ خطرہ دور ہو چکا ہے۔ فضائی حملوں کے انسداد کے لئے جو کمشنر مقرر ہے۔ اس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ طیارے دراصل اپنے ہی تھے۔ پہلا امپیریل ایرویز سے تعلق رکھتا تھا اور دوسرا رائل ایر فورس کا۔ یہ اتنی بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ کہ شناخت مشکل تھی اس لئے خطرے کے الارم دئیے گئے۔ اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شناخت کرنے والے خواہ کتنے ماہر کیوں نہ ہوں۔ غلطی کا امکان بہر حال ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کونسل آف سٹیٹ کی تازہ کارروائی

۱۸ ستمبر کو کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں اسمبلی کا پاس شدہ مردم شماری کا بل پیش ہو کر منظور ہو گیا۔ ہوم سیکرٹری نے اس پر بحث کے دوران میں کہا۔ کہ جنگ کے باوجود مردم شماری کا کام جاری رکھا جائے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ اس وقت تک ۹ یورپین اور ۲۹ ہندوستانی رائل انڈین نیول ریزرو میں اور ۳۰ یورپین و ۱۴ ہندوستانی نیول والنٹیر ریزرو میں لئے جا چکے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں فنانشل سیکرٹری نے کہا کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے۔ کہ کسٹم کی خاص آمدنی میں تین کروڑ کا اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سال کھانڈ اور موٹر سپرٹ بہت بڑی مقدار میں درآمد کی گئی ہے۔

بلوچستان میں صوبجاتی آزادی کے قیام کی قرارداد مرکزی اسمبلی میں

۱۸ ستمبر کو مرکزی اسمبلی میں سر غلام بھیک صاحب نیرنگ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ بلوچستان میں صوبجاتی خود مختاری دی جائے فارن سیکرٹری نے کہا کہ برطانوی بلوچستان کی آبادی ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ اور رقبہ ایک تحصیل کے برابر ہے۔ اور اتنی چھوٹی جگہ میں نمائندہ انسٹی ٹیوشن بنانا مشکل ہے۔ نیز وہاں حالات مختلف ہیں۔ مالیہ اکثر جنس میں ادا کیا جاتا ہے۔ اسلحہ پر پابندی نہیں۔ کوئی پولیس نہیں۔ قبائل خود انتظام کرتے ہیں۔ نواب آف ڈیرہ نے کہا۔ کہ بلوچستان کے لوگ کوئی تبدیلی نہیں چاہتے۔ آنریبل سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ برطانوی بلوچستان میں مردوں کی تعداد ۲۲-۲۳ ہزار ہے۔ ان میں موجودہ معیار قابلیت کی رو سے سولہ ہزار ووٹر ہو سکیں گے۔ ایک ممبر نے کہا کہ عورتوں کو حق رائے دہندگی دیا جائے۔ سر موصوف نے کہا کہ ان کے خاوند ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اگر وہ ووٹ دینے جائیں۔ پھر وہاں ایک چیمبر بھی ہو گا۔ کیونکہ سردار عوام کے ساتھ بیٹھنے کو تیار نہیں ہو سکے۔ وہاں کسی سے اس کا مذہب پوچھو۔ تو وہ کہتا ہے میرے سردار سے دریافت کرو۔ اور ایسے لوگوں کے ووٹوں پر کوئی نمائندہ انسٹی ٹیوشن کس طرح ہو سکتی ہے تقسیم آرا پر یہ ریزولیوشن ۱۸ کے مقابلہ میں ۱۱ آرا سے گر گیا نیشنلسٹ پارٹی کے اکثر ممبروں نے خلاف ووٹ دئیے۔

بیوپاریوں کیلئے خاص اعلان

جنگ کی وجہ سے گنٹ پیس کا نرخ تیز ہو رہا ہے۔ ہمارے مستقل بیوپاریوں کی فرمائشیں دھڑا دھڑ آرہی ہیں۔ کیونکہ ہم سٹاک کی وجہ سے فی الحال پہلے نرخوں پر ہی مال سپلائی کر رہے ہیں۔ اگر حالات ایسے ہی رہے تو نرخ عنقریب ہی بڑھا دئیے جائیں گے۔ اس لئے جس قدر جلدی آپ مال منگوالیں گے اتنا ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کا گنٹ پیس سربند اور کھلا دس پونڈ سے لے کر تین سو پونڈ تک کی گانٹھیں جو کہ کوالٹی کے لحاظ سے ارزاں ترین مال تمام ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ کھپت ہوتا ہے۔ آج ہی تازہ لسٹ منگوا کر آرڈر دیں۔

منیجر بھاسنز گٹ پیس نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

اہم جنگی حالات

جرمنی کی طرف سے سویٹزرلینڈ یا بلجیم پر حملہ کا خطرہ

لنڈن سے ۱۸ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اخبار ٹائمز کے فوجی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اگر پولینڈ کو جرمنی پامال بھی کر دے۔ تو بھی اسے قابو میں رکھنے کے لئے اسے بہت زیادہ فوج وہاں رکھنی ہوگی۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ اپنی ساری فوج کو مغربی محاذ پر نہیں لا سکے گا جرمنی کا جنگی اصل یہ ہے کہ دشمن کو گھیرے میں لے کر لڑائی کی جائے۔ اور اس وقت اس کی طرف سے میگنٹ لائن پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ محض اتحادی افواج کو اس طرف مصروف رکھنے کے لئے ہوں۔ اور وہ کسی غیر جانبدار ملک میں سے گذر کر فرانس پر حملہ کر دے۔ بلجیم میں سے گذر کر شمالی فرانس میں داخل ہونا آسان نہیں۔ کیونکہ فرانسیسی دفاعی لائن بلجین سرحد کے ساتھ بھی قائم ہے۔ اس لئے زیادہ امکان یہ ہے کہ سویٹزرلینڈ کے رستہ سے وہ فرانس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ نامہ نگار مذکور نے لکھا ہے کہ ممکن ہے۔ یہ جنگ طویل ہو۔ اور اس کے اثرات بھی خوفناک ہوں۔ لیکن بحیثیت مجموعی اس کا نتیجہ ہمارے لئے بہت اچھا ہوگا۔ نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ مغربی محاذ میں وسیع پیمانہ پر لڑائی شروع کرنے کے لئے جرمنی کی طرف سے زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں ابھی سے مغربی علاقہ کا بہت سا حصہ خالی کر دیا گیا ہے اور ایک کروڑ دس لاکھ جرمن یہاں سے رہائش ترک کر کے اندرون ملک میں چلے گئے ہیں۔

روس کے حملہ کی عالمگیر مذمت

پولینڈ پر روس کے وحشیانہ حملہ کی دنیا کے ہر حصہ میں شدید مذمت کی جا رہی ہے۔ اور سب حکومتوں نے اس پر اظہار نفرین کیا ہے۔ واشنگٹن کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں روس کے خلاف شدید نفرت کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے یہ ہے وہ قیمت جس کے لئے روس نے جمہوریتوں کے ساتھ غداری کی تھی۔ آج جس صورت حالات سے فرانس کو دوچار ہونا پڑا ہے۔ عین ممکن ہے کہ کل وہ امریکہ کو بھی پیش آئے۔ سپین میں بھی روس کے اس اقدام کو بزدلی پر محمول کیا جاتا ہے، اور اہل سپین اس کے نتیجہ میں جمہوریتوں کے ہمدرد ہوتے جا رہے ہیں۔ فرانسیسی اخبارات نے اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں لکھا۔ صرف اسی پر اکتفا کی ہے کہ روس نے اس وقت سخت دغا بازی اور فریب کاری کا اظہار کیا ہے۔ برطانوی اخبارات نے لکھا ہے کہ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جرمنی اپنی مشرقی سرحد پر اس قدر زبردست حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے وہاں کتنی فوج رکھتا ہے۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ گو پولینڈ کو نہایت وحشیانہ طریق سے تباہ کیا گیا مگر وہ پھر اٹھے گا۔ اور پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ اٹھے گا۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ جرمنی نے پولینڈ کو تہ و بالا کر دیا۔ اور روس نے مال غنیمت میں سے حصہ بٹا لیا۔ لیکن اہل پولینڈ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کی قسمت کا فیصلہ کسی دوسری جگہ اس وقت ہوگا۔ جبکہ دنیا سے ہٹلرازم نیست و نابود ہو چکا ہوگا۔ دارالعوام کی لیبر پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گرین ووڈ نے ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ روس نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کے نتائج کے متعلق ابھی کسی قطعی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ یہ امر یقینی ہے کہ خواہ کچھ ہو برطانیہ اپنے وعدوں کا ضرور احترام کریگا ہماری تمام امیدیں پولینڈ کی آزادی یا ظلم و ستم کی آخری شکست کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر پولینڈ کو عارضی طور پر کچل بھی دیا گیا ہے۔ تو بھی وہ ایک مرتبہ پھر نئی شان کے ساتھ نمودار ہوگا۔ اور اس کا یہ احیاء ڈکٹیٹر شپ کی مغلوبیت کی دلیل ہوگی۔

وارسا ہمیشہ مظالم کا نشانہ بنتا رہا

برلن سے ۱۸ ستمبر کو جرمن ہائی کمانڈ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ کی لڑائی قریباً ختم ہو چکی ہے۔ وارسا کی تسخیر عمل میں آچکی ہے۔ اور اس طرح قدیم تاریخی شہر اور دریائے وسچولا کی حسین و جمیل بستی تباہ و برباد ہو گئی۔ وارسا دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر واقع ایک نہایت ہی خوبصورت اور پر رونق شہر تھا۔ اس دریا کی دوسری جانب ایک اور شہر پراگا آباد ہے۔ اور دو نو پلوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ وارسا کی آبادی چودہ لاکھ ہے جس میں سے ⅓ یہودی ہیں۔ یہ شہر برلن سے ۳۸۷ اور لینن گراڈ سے ۶۱۵ میل دور ہے۔ یہ ایک بہت پرانا تاریخی شہر ہے۔ جو غالباً نویں صدی عیسوی میں آباد ہوا۔ اور پرانے زمانوں میں مغربی یورپ کی تجارت کا اہم مرکز رہا ہے۔ اس پر مختلف اوقات میں مختلف حکومتوں کا قبضہ ہوتا رہا۔ لیکن انجام کار پولینڈ کو مل جاتا رہا۔ ۱۶۵۵ء میں سویڈن کے بادشاہ نے اسے فتح کیا۔ مگر ایک سال کے بعد پولوں نے پھر واپس لے لیا۔ ۱۷۰۲ء میں پھر سویڈن نے اسے فتح کر لیا۔ ۱۷۶۴ء میں روسیوں نے اس پر قبضہ کیا اور ۱۷۷۳ء میں پولینڈ کے قبضہ میں آ گیا۔ ۱۷۹۴ء میں روسیوں نے پھر اس پر قبضہ کر لیا۔ اگلے سال اسے پروشیا کے حوالے کر دیا گیا۔ نومبر ۱۸۰۶ء میں نپولین نے اسے فتح کیا۔ مگر ۱۸۰۷ء میں ایک آزاد ریاست کا دارالسلطنت قرار دیا گیا۔ ۱۸۳۰ء میں پھر روسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور ایک سال تک بے پناہ مظالم ڈھاتے رہے۔ حتیٰ کہ سرکاری کاغذات میں سے پولینڈ کا نام ہی اڑا دیا گیا۔ ۱۹۱۴ء میں یہ شہر روسی افواج کا ایک اہم مرکز تھا۔ ۱۹۱۵ء میں جرمنی نے اس پر قبضہ کر لیا۔ ۱۹۱۸ء میں یہاں پولوں نے ایک نئی حکومت قائم کی۔ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو جرمن فوجوں نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ اور ۱۸ ستمبر کو وارسا پر قابض ہو گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

M. urdu 101

راک فیلر کا انسانیت پروری کا ارادہ

بہت جلد کرۂ ارض پر ایک مقام بھی باقی نہ رہے گا جہاں راک فیلر فنڈ کو لوگ نہ جانتے ہوں۔ اور یہ اس لئے کہ اس شاندار ادارے کا مقصد جو جان ڈی راک فیلر جیسے انسان پرور لکھ پتی کا بنا کردہ ہے۔ ان موقعوں پر امداد پہنچانا ہے جہاں سائنس اور معاشرتی و تمدنی ترقیاں خطرے میں ہوں یا حفظان صحت کا سوال درپیش ہو۔ اس فنڈ کے بارے میں جو اپنے اعلیٰ مقاصد کے مد نظر کام کر رہا ہے۔ ایک امر واقعہ ہے جو یقینی طور پر بہت مشہور بھی نہیں اور وہ یہ ہے کہ گذشتہ دس سال کے دوران میں اس فنڈ سے ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر ریاست ہائے متحدہ کے باہر مختلف ممالک میں فن طب کی ترقیوں پر صرف ہو چکے ہیں۔ اس تخمینے میں پیکنگ میڈیکل کالج کی تعمیر اور ترتیب کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ گذشتہ چند سال سے اس فنڈ میں ایک نیا شعبہ کھولا گیا ہے کہ اس سے ملیریا کے مٹانے پر کافی رقم خرچ کی جا سکے۔

اس اصول کے مطابق کہ کسی برائی کو اگر دور کرنا ہو تو پہلے اس کی جڑ کاٹ دو، ضروری ہے کہ ہم کو اس تباہ کن بیماری (ملیریا) کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والے ایجنٹ "انوفلی" (مچھر کی ایک قسم) کے متعلق کافی معلومات حاصل ہوں۔ کانفرنس اور سینما کے فلموں وغیرہ کے ذریعہ لوگوں کی توجہ "مچھروں" کے خطرے کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ نیز ہم راک فیلر فنڈ کی اس کارگذاری کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو اس فنڈ نے کونین کی اشاعت میں پیش کی ہے۔ کونین، وہ دوا ہے جس کے فوائد سے ہر کوئی واقف ہے مجلس بین الاقوام نے ملیریا کے دفعیہ کے لئے کونین کی مناسب خوراک ۱۰ گرین مقرر کی ہے۔ مذکورہ فنڈ نے اس دوا کے استعمال کی ترکیبوں کے ضمن میں بھی بہت نمایاں کام انجام دیئے ہیں اور دفعیہ شفاء سے بہتر ہے کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ملیریا کے خلاف کونین سے جنگ میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔ اسی طرح اس فنڈ نے اور جنگوں میں بھی عملی حصہ لیا ہے جن سے مقصود ان بیماریوں کا استیصال تھا جو عام انسانوں کو پریشان کرتی ہیں۔ ملیریا کمیشن نے ملیریا زدہ مریضوں کے علاج کے لئے ۱۵ سے ۲۰ گرین تک کونین کی خوراک ۵ سے ۷ دن تک روزانہ استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔

دوکانات اور مکانات کے لئے چند نہایت موزوں قطعات

(۱) اسوقت محلہ دارالفضل اور محلہ دارالعلوم کی درمیانی بڑی سڑک پر مشرقی جانب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ کے عین محاذ میں۔ سالانہ جلسہ گاہ، مسجد نور، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نور ہسپتال کے قریب بڑے پیمانہ پر دو عدد دوکانات کے لئے سفید زمین قابل فروخت ہے۔ دونوں قطعے تین تین مرلہ کے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک بر لب سڑک شمالاً جنوباً ½۱۳ فٹ اور شرقاً غرباً پچاس فٹ ہے۔ اور مشرق میں ۵ فٹ کی گلی ہے۔ قیمت فی مرلہ ایک سو پچیس روپیہ اور فی قطعہ تین سو پچھتر روپیہ مقرر ہے جو نقد یکمشت وصول کی جائے گی۔

(۲) اندرون قصبہ الحکم سٹریٹ میں۔ دفتر الحکم سے جنوب کی طرف اس وقت دو دو کانوں کے لئے قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کا عرض بر لب سڑک ½۱۱ فٹ اور طول ½۸۰ فٹ اور رقبہ چار مرلہ ہے۔ ان میں سے شمالی قطعہ کو بازار کے علاوہ دو راستے لگتے ہیں اور جنوبی قطعہ کو بازار کے علاوہ ایک گلی لگتی ہے۔ شمالی قطعہ کی قیمت نو سو روپیہ مقرر ہے۔ اور جنوبی قطعہ کی آٹھ سو روپیہ اور ان دونوں قطعات کے مشرق میں مکان کے لئے قریباً چودہ مرلہ سفید زمین قابل فروخت ہے جس کے مشرق میں بھی گلی ہے۔ اور مغرب میں بھی اور اس کا نرخ -/۱۲۵ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۳) ریلوے سٹیشن کے ساتھ متصل بجانب غرب پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر اسوقت دس دس مرلہ کے دو قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے مشرق میں پانچ فٹ کی ایک گلی بھی ہے۔ ہر ایک قطعہ کا محاذ بر سڑک ½۲۷ فٹ اور طول ۹۰ فٹ ہے۔ اور نرخ -/۸۲ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۴) محلہ دارالبرکات میں اسوقت ریلوے سٹیشن کے سامنے بجانب غرب یعنی شہر کی طرف قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر چار کنال کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے۔ جس کے دو طرف بیس بیس فٹ کے بازار ہیں۔ اور دو طرف دس دس فٹ کے کوچے اور نرخ -/۲۵ روپیہ فی مرلہ مقرر ہے۔ ان کے علاوہ چند اور قطعات بھی اس محلہ میں اس وقت قابل فروخت ہیں جن کے نرخ حسب موقعہ -/۳۵ روپیہ فی مرلہ سے لے کر -/۲۰ فی مرلہ تک الگ الگ مقرر ہیں۔ نیز مسجد محلہ دارالبرکات کے قریب ڈیڑھ کنال کے رقبہ میں ایک مکان مع باغیچہ و چاہ قابل فروخت ہے۔ جسے تین طرف سے راستے لگتے ہیں اور قیمت پندرہ سو روپیہ مقرر ہے۔

(۵) اسوقت محلہ دارالفضل میں مسجد محلہ۔ جلسہ گاہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول و بورڈنگ کے قریب ایک قطعہ قریباً ایک کنال کا قابل فروخت ہے۔ جس کے تین طرف راستے ہیں جن میں سے ایک بازار ہے۔ یہ قطعہ اس محلہ کے بہت ہی پر رونق اور آباد حصہ میں واقع ہے۔ اور نرخ صرف -/۳۲ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۶) محلہ دارالشکر غربی (بجانب شمال از محلہ دارالعلوم) میں اسوقت صرف تین قطعات قابل فروخت باقی ہیں جن میں سے ہر ایک کو بیس بیس فٹ کے دو دو راستے لگتے ہیں ان میں سے ایک قطعہ دس مرلہ کا ہے۔ اس کا نرخ -/۱۵ فی مرلہ ہے اور باقی دونوں قطعات ایک ایک کنال کے ہیں اور ان کا نرخ -/۱۳ فی مرلہ ہے اور محلہ دارالیسر (بجانب شمال از محلہ دارالرحمت) میں پانچ قسم کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اول ہموار بر لب سڑک پچاس فٹ نرخ -/۱۹ فی مرلہ دوم ہموار بر لب سڑک تیس فٹ نرخ -/۱۶ فی مرلہ سوم ہموار اندرون محلہ جن میں سے بعض قطعات دس دس مرلہ کے بھی ہیں۔ اور سالم قطعات میں سے ہر ایک کو بیس بیس فٹ کے دو دو راستے لگتے ہیں۔ نرخ -/۱۳ فی مرلہ۔ چہارم پچاس فٹ کی سڑک پر جن کا اندر کی طرف کا کچھ حصہ نشیبی ہے۔ ان کا اصل نرخ -/۱۹ فی مرلہ ہے۔ مگر نشیب کے اندازہ کے مطابق قیمت میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ جو ہر پچاس مکعب فٹ پر ۸ اور ہر سوا دو سو مکعب فٹ پر ایک روپیہ چار آنہ کے حساب سے کی جاتی ہے۔ پنجم اندرون محلہ میں بیس بیس فٹ کی دو سڑکوں والے ایک ایک کنال کے نشیبی قطعات۔ ان کا اصل نرخ -/۱۳ فی مرلہ مقرر ہے اور نشیب کی بابت مذکورہ بالا شرح کے ماتحت قیمت میں تخفیف کی جاتی ہے۔

(۷) محلہ دارالرحمت میں اسوقت مختلف مواقع پر متعدد قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کا نرخ الگ الگ مقرر ہے۔ ان میں سے ایک قطعہ ایک کنال کا بلاک ۹ میں واقع ہے جس کے ایک طرف بیس فٹ کا بازار اور ایک طرف دس فٹ کا راستہ ہے۔ اور آبادی کے اندر ہے۔ اور متصل مکانات بنے ہوئے ہیں اور قیمت سوا چار سو روپیہ مقرر ہے۔

(۸) محلہ دارالسعت میں بھی اسوقت چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن کا نرخ تیس فٹ کی سڑک پر فی مرلہ -/۱۶ اور بیس بیس فٹ کی سڑکوں پر -/۱۳ فی مرلہ مقرر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۹) محلہ دارالانوار کے پاس اور محلہ باب دارالانوار میں اور چودھری فتح محمد صاحب کی کوٹھی کے پاس بجانب شمال متعدد قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ اور ان کے نرخ حسب موقع الگ الگ مقرر ہیں۔ اور دس دس مرلہ کے دو قطعات اندرون قصبہ سابق زنانہ جلسہ گاہ کے پاس بجانب شمال قابل فروخت ہیں جن کا نرخ -/۵۰ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۱۰) دو پختہ مکان اندرون قصبہ قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ایک مسجد فضل کے پاس بر لب سڑک اور دوسرا مسجد فضل کے غرب میں واقع ہے۔ خواہشمند احباب موقع دیکھ کر یا اپنے کسی نمائندہ کے ذریعہ سے اطمینان کر کے سودا کر سکتے ہیں۔

خاکسار

محمد اسمٰعیل احمدی (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) مہتمم فروخت اراضی قادیان